(جامعۃ المدینہ فیضانِ بغداد)
(محمد حذیفہ بن ابرار : درجہ سابعہ)

خیارِ قبول :

جب متعاقدین میں سے کسی نے بیع کا ایجاب کر دیا تو اب دوسرے کو مجلس ایجاب قبول کرنے نہ کرنے دونوں کا اختیار ہوگا اس خیار کو خیارِ قبول کہا جاتا ہے۔

ثبوت کی دلیل :

اگر موجب کے ایجاب کے بعد دوسرے شخص کو خیارِ قبول یا رد نہ دیا جائے تو اس کی مرضی کے خلاف بجبر و اکراہ اس پر یہ عقد تھوپنا لازم آئیگا اور انعقاد بیع کے لیے عاقدین کی باہمی رضامندی ضروری ہے

خیارِ شرط :

بائع و مشتری کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ قطعی طور پر بیع نہ کریں بلکہ عقد میں یہ شرط کر دیں کہ اگر منظور نہ ہوا تو بیع باقی نہ رہے گی اسے خیارِ شرط کہتے ہیں

ثبوت :

باتفاق ائمہ بائع اور مشتری دونوں کے لیے خیار شرط جائز ہے اور اس کی دلیل حضرت حبان بن منقذ کی وہ حدیث ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے لیے خیار لینے کا حکم دیا ہے۔

خیارِ رؤیت:

اگر کسی شخص نے بغیر دیکھے کوئی چیز خریدی تو ہمارے یہاں یہ عقد درست ہے اور دیکھنے کے بعد مشتری کو لینے نہ لینے کا اختیار ہوگا، اگر اس کا دل کرے تو پورے ثمن کے عوض لے لے اور نہیں تو واپس کر دے اس خیار کو خیارِ رؤیت کہتے ہیں

امام شافعی:

یہ عقد ہی صحیح نہیں ہوا، کیونکہ جب مشتری نے مبیع کو نہیں دیکھا تو مبیع مجہول ہوئی اور مبیع یا ثمن کی جہالت کے سبب بیع ہی درست نہیں ہوتی

احناف کی دلیل:

آپ علیہ السلام کا فرمان: (من اشتری شیئا لم یرہ فلہ الخیار اذا رآہ)۔

(امام شافعی کی دلیل کا جواب:) مبیع کی جہالت اس صورت میں مانع عقد ہوتی ہے جب وہ جہالت مفضی الی النزاع ہو اور جب دیکھنے کے بعد مشتری کو خیار حاصل ہے تو ظاہر ہے کہ اب مبیع کی جہالت جھگڑے کا باعث نہیں ہوگی۔

خیار عیب:

اگر کسی نے کوئی چیز خریدی اور بعد میں اس عیب نظر آیا تو مشتری کو خیار عیب حاصل ہوگا اب اگر وہ چاہے تو معیوب مبیع کو پورے ثمن کے عوض رکھ لے اور نہیں تو اسے واپس کر دے اس خیار کو خیار عیب کہتے ہیں

بیع باطل:

وہ بیع جو ذات اور وصف دونوں اعتبار سے مشروع نہ ہو، جیسے مردار اور معدوم وغیرہ کی بیع

حکم:

یہ کسی بھی حال میں مفید ملک نہیں ہوتی نہ قبضہ سے پہلے اور اسکے بعد۔

بیع فاسد:

وہ بیع جو اصل اور ذات کے اعتبار سے تو مشروع ہو لیکن وصف کے اعتبار سے مشروع نہ ہو جیسے غیر مقدور التسلیم چیز کی بیع کرنا۔

حکم:

یہ قبضہ سے پہلے مفید ملک نہیں لیکن قبضہ کے بعد ملکیت کا فائدہ دیتی ہے

ہے لیکن کسی منھی عنہ کی آمیزش کی وجہ سے اس میں کراہیت پیدا ہو جائے،

(۶)

بیع مکروہ:

وہ بیع جو ذات اور وصف کے اعتبار سے تو مشروع ہو جیسے اذان جمعہ کے بعد خرید و فروخت کرنا

حکم:

ناجائز و گناہ مکروہ تحریمی ہے عاقدین کا ذمہ اسے دیانۃً فسخ کرنا ہے۔ اگر وہ فسخ نہیں کرتے تو مشتری قبل القبض بھی مالک ہو جاتا ہے۔ لیکن متعاقدین گنہگار ہونگے

بیع موقوف:

وہ بیع جو ذات اور وصف کے اعتبار سے صحیح ہو البتہ اس کا نفاذ عاقدین کے علاوہ کسی تیسرے آدمی پر موقوف ہو، جیسے، بیع فضولی یا غلام وغیرہ کی بیع

حکم:

جس کی اجازت پر بیع موقوف ہے اگر وہ اجازت دے دے تو ملک ثابت ہو جائیگی

بیع مزابنہ:

درخت پر موجود کھجوروں کو توڑے ہوئے چھوہاروں (خشک کھجور) کے عوض ان کے کیل کے برابر اندازے سے بیچنا۔

حکم:

ناجائز ہے (مطلقا)

بیع محاقلہ:

بالیوں میں لگے گیہوں کو اتنے ہی کیل کٹے ہوئے گیہوں کے عوض اندازے سے بیچنا

حکم:

جائز نہیں ہے (مطلقا)

امام شافعی:

پانچ وسق یا اس سے زائد میں تو یہ دونوں ناجائز ہیں لیکن پانچ وسق سے کم میں اس کی اجازت ہے اور یہ جائز ہیں

دلیل:

حدیث: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے

منع فرمایا اور عرایا میں رخصت دی ہے)، عرایا یہ ہے کہ کھجور
کو پانچ وسق سے کم میں اندازے سے فروخت کیا جائے

احناف: حدیث، بخاری و مسلم وغیرہ میں حضرت
جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا ہے۔

(امام شافعی کی دلیل کا جواب) لغت میں عطیہ کو عریہ کہتے ہیں
اور حدیث شریف کی تاویل یہ ہے کہ عطیہ لینے والا درختوں
پر موجود کھجور کو عطیہ دینے والے سے کٹی ہوئی کھجوروں
کے عوض فروخت کرے، اور یہ مجازاً بیع ہے، اس لیے کہ
مُعرَی لہ (جس کو کھجور کا درخت عاریۃً دیا گیا) ان پھلوں کا مالک
نہیں ہے لہذا مُعرِی (درخت کو عاریۃً دینے والا) کا اسے پھل دینا
ایک نیا احسان ہے۔

زمانہ جاہلیت کی بیوعات:

بیع ملامسہ:

اس کی صورت یہ تھی کہ دو آدمی خرید و فروخت کے سلسلے میں گفتگو کرتے تھے اور جب ان کا لین دین طے ہو جاتا تو مشتری وہاں رکھے ہوئے سامان کو جاکر چھو دیتا اور بیع لازم ہو جاتی کسی کو کوئی اختیار نہیں ہوتا تھا۔

بیع منابذہ:

اس کی صورت یہ تھی عاقدین کے بھاؤ تاؤ کر لینے کے بعد بائع مشتری کی جانب سامان پھینک دیتا تھا مشتری پر اس سامان کا لینا ضروری ہوتا تھا اور اسے کسی بھی طرح کا اختیار نہیں ملتا تھا۔

بیع بالقاء حجر:

اس میں یہ ہوتا تھا کہ عاقدین کے لین دین کا معاملہ طے کرنے کے بعد مشتری ایک کنکری پھینکتا تھا اب وہ کنکری جس سامان پر بھی جاکر لگتی تھی وہ سامان عقد میں متعین ہو جاتا تھا اور اسی پر معاملہ ختم ہو جایا کرتا تھا۔

حکم:

یہ تینوں بیوع ناجائز ہیں بیع ملامسہ اور منابذہ حدیث پاک کی وجہ سے (قد نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الملامسۃ والمنابذۃ) اور چونکہ القا حجر میں بھی یہی صورت ہوتی ہے اس لیے وہ بھی ان دونوں کی مانند ہو کر ممنوع ہو گئی۔

نجش:

عاقدین کے علاوہ کوئی تیسرا شخص مبیع کی قیمت بڑھائے اور خود خریدنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو یا گاہک کے سامنے مبیع کی تعریف کرنا اور اس کے ایسے اوصاف بیان کرنا جو اس میں نہ ہوں، تاکہ خریدار دھوکہ کھا جائے یہ نجش ہے (بہار شریعت)

سوم علی سوم غیرہ:

اس کی صورت یہ ہے کہ دو آدمیوں نے آپس میں کسی چیز کا بھاؤ تاؤ طے کر لیا اور ان میں لین دین کے حوالے سے ثمن کی کوئی مقدار متعین ہو گئی اس سب کے بعد کسی تیسرے شخص کا بعینہ اس شی کے لیے بھاؤ تاؤ کرنا۔

حکم:

یہ دونوں چیزیں مکروہ ہیں ان دونوں کی

ممانعت پر حدیث وارد ہے: 1) (قال علیہ السلام: لا تناجشوا) 2) (قال علیہ السلام: لا یستام الرجل علی سوم أخیہ ولا یخطب علی خطبة أخیہ)۔

اقالہ:

عقدِ بیع کو ختم کر کے اس کو زائل کرنا

حکم:

یہ جائز ہے حدیث پاک: (من اقال نادماً بیعتہ اقال اللہ عثراتہ یوم القیامۃ)۔

نوٹ: بیع میں ثمنِ اول کے مثل پر اقالہ کرنا جائز ہے

مرابحہ:

اپنی خریدی ہوئی چیز کو ثمنِ اول کے عوض کچھ نفع لے کر فروخت کرنا

تولیہ:

خریدی ہوئی چیز کو ثمنِ اول کے عوض نفع کے بغیر بیچنا۔

حکم:

یہ دونوں بیع جائز ہیں۔

فضولی: وہ شخص جو نہ اصیل ہو نہ وکیل اور نہ ولی وہ شخص فضولی کہلاتا ہے اور تعریف یہ کی جاتی ہے کہ جو شخص دوسرے کے حق میں اذن شرعی کے بغیر تصرف کرے۔

فضولی کی بیع کا حکم: اس کی بیع منعقد ہو جاتی ہے البتہ مالک کی اجازت پر موقوف رہتی ہے اگر مالک اجازت دیدیگا تو اس کا نفاذ ہوگا ورنہ نہیں

سلم: نقد ثمن کے عوض ادھار مبیع لینا

حکم: مسلم فیہ میں بطریق مؤجل رب السلم کے لیے ایسی ملکیت کا ثبوت جو مسلم الیہ کے لیے بطور معجل متعین کردہ راس المال میں ثابت ہوتا ہے

استصناع: اس کی صورت یہ ہے کہ دکاندار کاریگر سے آرڈر پر کوئی چیز بنواتے ہیں اور کچھ بیانہ وغیرہ دیدیتے ہیں یا بغیر بیانہ کے مال ملنے کے بعد رقم ادا کرتے ہیں اور کاریگر اپنی سہولت کے مطابق دو چار دس دن

میں وہ مال تیار کر کے دیتا ہے اور اس کی کوئی قسم تاریخ یا میعاد مقرر نہیں ہوتی

حکم:

یہ بیع ہے اور استحساناً جائز ہے

بیع صرف:

ثمن کے عوض ثمن کا معاملہ کرنا